زمین کو دیکھا فلک کو دیکھا
بشر کو دیکھا فلک کو دیکھا

بتوں کے سجدے صنم کے سجدے
نہ کام آئے صنم کے سجدے
یہ اب جو مرشد کا در ملا ہے
تو میرے دل کو پتہ چلا ہے
جہاں ہے مرشد وہی خدا ہے

جمال مرشد جمال برحق
کمال مرشد کمال برحق
خیال مرشد خیال برحق
سوال میرا سوال برحق
جناب واعظ کو کیا پتا ہے
یہ بات عاشق ہی جانتا ہے
جہاں ہے مرشد وہی خدا ہے

کرم کا نقشہ نگار مرشد
تجلیوں کی بہار مرشد ہے
عطائے پروردگار مرشد
خدائی کا رازدار مرشد
یہ راز دل پر میرے کھلا ہے
اسی لیے میں نے یہ کہا ہے
جہاں ہے مرشد وہی خدا ہے

پڑی ہے جب سے ولی کی نسبت
ولی کی نسبت علی کی نسبت
علی کی نسبت نبی کی نسبت
نہیں ہے ایسے کسی کی نسبت
وسیلہ مرشد کامل گیا ہے

یہ سلسلہ کتنا خوشنما ہے
جہاں ہے مرشد وہی خدا ہے

ملا ہے مرشد ملے ہیں خواجہ
ملے ہیں خواجہ علی ملے ہیں
علی ملے جو میری نظر کو
قسم خدا کی نبی ملے ہیں
نبی ملے تو ہی جاگ اٹھتا
شعور نے بھی سمجھ لیا ہے
جہاں ہے مرشد وہی خدا ہے

بلند ہو اور میں نہ پست ہوں میں
ضیاء رازے الست ہوں میں
کہ اپنی مستی میں مست ہوں
یہ سچ ہے مرشد پرست ہوں میں
یہ میری چاہت کا فیصلہ ہے
میرا عقیدہ یہ کہہ رہا ہے
جہاں ہے مرشد وہی خدا ہے

گلی ہے مرشد کی میری جنت
سکون دل جان الفت
ہے عشق مرشد میری عبادت
کہ میں ایک کافر محبت
یہ سننے والے نے سچ سنا ہے
یہ کہنے والے نے سچ کہا ہے

بلا سے فتوے لگائے دنیا
بلا سے سولی چڑھائے دنیا
بلا سے مجھ کو ستائے دنیا

بلا سے طوفاں اٹھائے دنیا

راہ شریعت اگر خفا ہے

کے پیر ہیں میرا مدعا ہے

جہاں ہے مرشد وہی خدا ہے